ہونے والی تمام چیزوں کو لکھنے کا حکم فرمایا اور قلم نے اسی وقت تمام چیزوں کی تقدیر لکھ دی۔" حضرات صحابہ کرام ﷺ نے جب یہ فرمان سنا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب ہماری تمام تقدیر لکھی جا چکی ہے یہاں تک کہ جنت اور جہنم کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے تو پھر ہم کیونکر عمل کریں کیوں نہ اپنی تقدیر پر امید کر کے بیٹھے رہیں؟!" اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "اعملوا فکل میسر لما خلق له" یعنی ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا نہ رہو بلکہ عمل کرتے جاؤ کیونکہ ہر ایک کو وہی عمل میسر آئے گا جس انجام کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔"

اسی لیے اہل سنت والجماعت نہ قدریہ کی طرح تقدیر الٰہی کا انکار کرتے ہیں نہ جبریہ کی طرح انسان کو تقدیر کے سامنے مجبور محض گردانتے ہیں۔ بلکہ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ اللہ نے انسان کو عقل، ہوش اور تمیز عطا کی ہے اور وہ خیر وشر میں فرق پہچاننے کی صلاحیت سے مالا مال ہے۔ لہٰذا وہ اپنے اعمال کو وسائل کے طور پر استعمال کرتا ہے اور انجام و توفیق اللہ کی تقدیر اور ارادے پر چھوڑتا ہے۔ اللہ پاک مخلوق کے افعال کا خالق ہے اور انسان کا ذاتی ارادہ بھی ہوتا ہے اور مخلوق کی فطرت میں بھی اللہ نے ارادے اور مشیت کی صلاحیت ودیعت کی ہے۔

خلاصہ بحث: اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے جو نصیحتیں فرمائی ہیں ان کا دارومدار اسی آخری فقرے پر ہے، جس میں یہ سمجھایا گیا ہے کہ اگر انسان اپنے تمام معاملات کو اللہ کی قضا وقدر پر چھوڑ دے اور یہ یقین کرلے کہ دنیا کی تمام قوتیں جمع ہو کر اسے نفع یا نقصان پہنچانے کی کوشش کریں اور وہ نفع یا نقصان اللہ پاک کی مشیت میں نہ ہو تو کوئی بھی طاقت اسے ذرہ بھر نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اس بندے کا ایمان ہوگا کہ منعم حقیقی اللہ ہی ہے اور وہی نفع دینے والا اور نقصان پہنچانے والا قادر مطلق ہے۔ ایسا بندہ مخلوق سے کبھی کوئی امید وابستہ نہیں رکھتا اور تمام دنیاوی مصیبتوں پر صبر وشکر کا پیکر بن جاتا ہے اور اپنی تمام کوششوں کی کامیابی اور ناکامی کو تقدیر الٰہی پر چھوڑتا ہے۔ اس طرح اسے چین وسکون حاصل ہوتا ہے اور وہ ہر حالت میں اللہ کو یاد کرتا ہے اور صرف اسی سے اپنے تعلقات استوار رکھتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ اللہ پاک اس کا حامی وناصر ہوتا ہے اور اس کو تمام مصائب دنیاوی واخروی سے رہائی عطا کرتا ہے اور ہر حالت میں اللہ پاک اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس حدیث کی ایک روایت میں ہے: "تعرف الی اللّٰه فی الرخاء یعرفک فی الشدة، واعلم ان ما اخطأك لم یکن لیصیبک وما اصابک لم یکن لیخطئک واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج مع الکرب وان مع العسر یسرا" [مسند احمد ۱/ ۹۳] اے انسان! خوشحالی میں تو اللہ کو پہچان رکھ، وہ بدحالی میں تجھے پہچان لے گا، جان لو کہ جو کچھ تجھ سے چھوٹ چکا ہے وہ تجھے ملنے والی نہیں تھی اور جو کچھ تو حاصل کر چکا ہے وہ تجھ سے چھوٹ جانے والی نہیں تھی، اور جان لو کہ اللہ کی مدد بندے کے صبر سے حاصل ہوتی ہے اور تکلیف کے ساتھ چھٹکارا ہوتا ہے اور بے شک ہر تنگی کے ساتھ فراخی ہوتی ہے۔" [جامع العلوم والحکم لابن رجب ص: ۴۵۹ تا ۴۹۰] اللہ پاک تمام مسلمانوں کو صحیح معرفت الٰہی نصیب کرے آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

❀❀❀❀❀❀❀❀❀